1

معاشی جائزہ

1 معاشی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے معاشی حالات میں مزید بہتری آئی (**جدول 1.1**)۔ عمومی مہنگائی میں کمی کا سلسلہ برقرار رہا اور وہ مارچ 2025ء میں کئی برسوں کی پست ترین سطح تک گر گئی۔ جاری کھاتے میں فاضل رقم درج کی گئی جس سے زرمبادلہ ذخائر میں اضافہ ہوا اور زرمبادلہ مارکیٹ میں استحکام پیدا ہوا۔ مالیاتی خسارہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر آ گیا اور بنیادی توازن میں ریکارڈ فاضل درج کیا گیا۔

ان نتائج کو زری پالیسی کے سوچے سمجھے موقف، مسلسل مالیاتی یکجائی اور نسبتاً نرم عالمی معاشی ماحول سے مدد ملی۔ اس کے علاوہ، آئی ایم ایف کی فنڈ میں توسیع کی سہولت (ای ایف ایف) کی منظوری نے بھی معاشی غیر یقینی کو کم کرنے اور بین الاقوامی ایجنسیوں کی طرف سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ کو اپ گریڈ کرنے کے ساتھ مجموعی کاروباری اعتماد کو بہتر بنانے میں مدد کی۔

بہر حال جی ڈی پی کی حقیقی نمو اہم اجناس پیدا کرنے والے شعبوں یعنی اہم فصلوں اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں سکڑاؤ کی وجہ سے معتدل ہوئی۔ اس کا سبب بنیادی طور پر زرعی پالیسی کا غیر یقینی ماحول اور استحکام کے اقدامات کے باقی اثرات تھے جنہوں نے ملکی طلب کو قابو میں رکھا۔

شعبہ زراعت میں خریف کی فصلوں کی پیداوار میں وسیع البنیاد کمی ہوئی جس کی وجہ زیرِ کاشت رقبہ اور فصل کی یافت دونوں میں کمی ہے۔ امدادی قیمتوں کے اعلان کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت اور پچھلے سال فصلوں کی کم قیمتیں زیرِ کاشت رقبے میں کمی کا باعث بنیں (**شکل 1.1 الف**)۔ مزید برآں، تمام اہم فصلوں کی یافت میں کمی ہوئی کیونکہ سیلاب کے بعد مٹی کی زرخیزی کے سازگار اثرات، جنہوں نے پچھلے سال یافت کو بڑھایا تھا، جاری سال میں گھٹ گئے (**شکل 1.1 ب**)۔ ان عوامل کے اثرات ماحولیاتی تبدیلی کے دوران غیر متوقع موسمی حالات اور تصدیق شدہ بیجوں اور دیگر خام مال کے کم استعمال کی وجہ سے بڑھ گئے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

	مالی سال 24ء		مالی سال 25ء		
	ش 1	ش 2	سہ 1	سہ 2	ش 1
شرح نمو (فیصد)					
حقیقی جی ڈی پی[الف]	2.1	3.0	1.3	1.7	1.5
شعبہ زراعت	7.0	5.4	0.7	1.1	0.9
شعبہ خدمات	1.9	2.9	2.2	2.6	2.4
شعبہ صنعت	-3.3	0.2	-0.7	-0.2	-0.4
ایل ایس ایم	-0.7	2.8	-0.8	-2.9	-1.9
قومی صارف اشاریہ قیمت[الف]	28.8	18.7	9.2	5.3	7.2
نجی شعبے کا قرض[ب]	5.7	0.4	-1.4	24.0	22.3
رسدِ زر (ایم ٹو)[ب]	4.5	11.0	-0.8	0.1	-0.7
برآمدات[ب]	6.6	15.9	6.5	8.4	7.5
درآمدات[ب]	-14.6	21.0	15.9	4.3	9.9
شرح مبادلہ اضافہ (+)/ کمی (-)[ب]	1.5	1.3	0.2	-0.3	-0.1
ایف بی آر ٹیکس محاصل[ج]	30.3	29.4	25.5	26.1	25.9
پالیسی ریٹ (ختم مدت)[ب]	22.0	20.5	17.5	13.0	13.0
ارب ڈالر					
ترسیلاتِ زر[ب]	13.4	16.8	8.8	9.1	17.8
پاکستان میں ایف ڈی آئی[ب]	1.1	1.2	0.8	0.5	1.3
زرمبادلہ قرض (خالص)[ب]	3.4	-0.1	-0.8	-0.2	-1.1
جاری کھاتے کا توازن[ب]	-1.6	-0.5	-0.4	1.6	1.2
اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر*	8.2	9.4	10.7	11.7	11.7
فیصد جی ڈی پی					
مالیاتی توازن[ج]	-2.3	-4.5	1.5	-2.8	-1.2
بنیادی توازن[ج]	1.7	-0.8	2.6	0.3	2.9

ماخذ: [الف] پی بی ایس؛ [ب] اسٹیٹ بینک؛ اور [ج] وزارت خزانہ

شکل 1.1الف: خریف کی اہم فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ

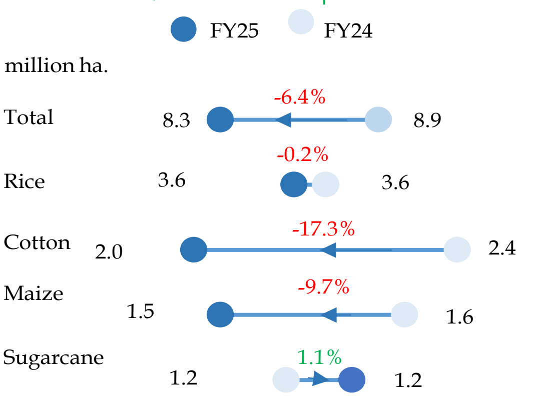

شکل 1.1ب: خریف کی اہم فصلوں کی یافت

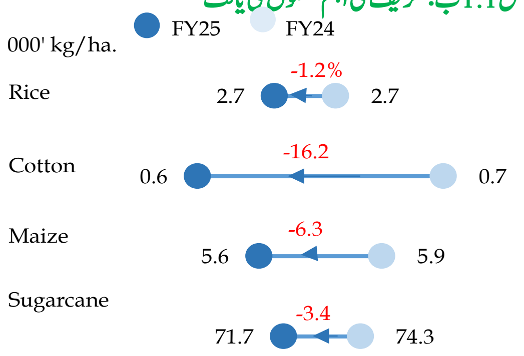

Sources: PBS and FCA Working Paper

صنعت میں سکڑاؤ ریکارڈ کیا گیا گو کہ معاشی حالات میں بہتری—وہ رجحان جس کی عکاسی بڑھتے ہوئے درآمدی حجم سے بھی ہوتی ہے—کے دوران یہ سکڑاؤ پچھلے سال کے مقابلے میں کم تھا (**شکل 1.2**)۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سکڑاؤ کی بڑی وجہ تعمیرات اور کانکنی و کوہکنی کی سرگرمیوں میں نمایاں کمی تھی۔ مؤخر الذکر کا اہم سبب تلاش کی کمزور سرگرمیوں کی بنا پر خام تیل اور گیس کی پیداوار کا گھٹ جانا تھا جبکہ محدود ترقیاتی اخراجات اور تعمیراتی سامان کی بلند قیمتوں نے اوّل الذکر کو متاثر کیا۔ بنیادی طور پر فرنیچر (کم وزن ذیلی شعبہ) کی پیداوار میں شدید کمی کے باعث ایل ایس ایم میں بھی جولائی تا فروری مالی سال 25ء کے دوران 1.9 فیصد کی کمی ہوئی جس نے کچھ بڑے شعبوں—ٹیکسٹائل، گاڑیوں، دواسازی اور پیٹرولیم مصنوعات—میں بحالی کے اثرات زائل کر دیے۔

شعبہ خدمات کی تھوڑی تیز نمو کو بڑی حد تک عمومی حکومت، اطلاعات و مواصلات اور دیگر نجی خدمات سے مدد ملی ہے (**شکل 1.3**)۔ یہ اور اس کے ہمراہ صنعت میں پست سکڑاؤ کی عکاسی روزگار اور روزگار کے احساسات میں معمولی اضافے سے بھی ہوئی۔ مزید برآں، حقیقی اجرتیں گذشتہ چند برسوں میں مسلسل کمی کے بعد حال ہی میں بحال ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

شکل 1.2: درآمدی حجم*

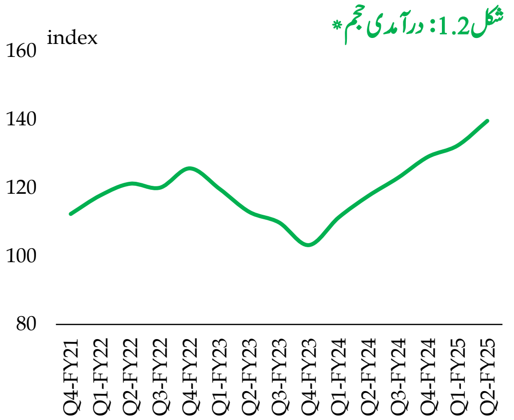

*four quarters moving average
Source: PBS

اگرچہ معاشی نمو کچھ دھیمی رہی تاہم عمومی مہنگائی میں کمی کا سفر جاری رہا اور وہ نومبر 2024ء اور کے بعد درمیانی مدت کے ہدف کی حد 5-7 فیصد کی زیریں حد سے نیچے جاکر مارچ 2025ء میں 0.7 فیصد کی کئی دہائیوں کی پست ترین سطح تک پہنچ گئی۔ اہم غذائی اشیا کی بہتر فراہمی، توانائی کی قیمتوں میں کمی، ملکی طلب میں تاحال سست روی کی بنا پر

معیشت میں اضافی پیداواری صلاحیت اور اجناس کی بہتر عالمی قیمتیں مہنگائی کی شرح میں اس زبردست گراوٹ کے اسباب تھے۔ قوزی مہنگائی، اگرچہ اب بھی بلند ہے، تاہم اکتوبر 2024ء سے بتدریج گر کر یک ہندسی ہوگئی ہے۔

شکل 1.4: زری پالیسی اور مہنگائی

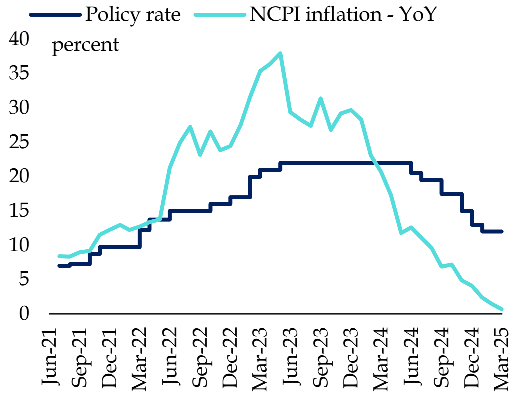

Sources: SBP and PBS

شکل 1.5: اجناس کی عالمی قیمتیں

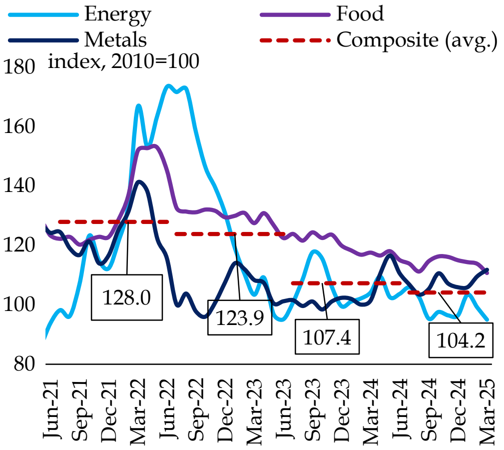

Source: WB

مہنگائی کا دباؤ گھٹ جانے کے ساتھ اسٹیٹ بینک نے جون 2024ء اور فروری 2025ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں 1000 بیس پوائنٹس کی بتدریج کمی کی (**شکل 1.4**)۔ یہ رجحان ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں زری پالیسی میں نرمی کے مطابق تھا کیونکہ مہنگائی اہداف کے قریب پہنچ گئی تھی۔ عالمی مہنگائی کی شرح کو سخت زری پالیسیوں اور اجناس کی قیمتوں میں نرمی سے مدد ملی جس کا سبب عالمی سیاسی کشیدگی کم ہونے کے بعد توانائی اور غذائی اشیا کی فراہمی میں بہتری تھی (**شکل 1.5**)۔ تاہم ترقی یافتہ معیشتوں میں بھرپور سرگرمی کی وجہ سے عالمی طلب میں لچک رہی۔

شکل 1.6: توازن ادائیگی اور زرمبادلہ ذخائر

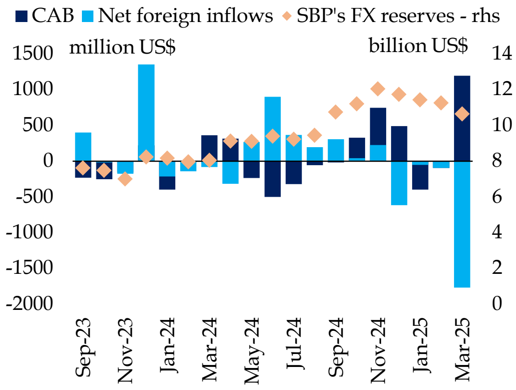

Source: SBP

ان سازگار عالمی رجحانات اور ان کے ہمراہ آئی ٹی برآمدات کو فروغ دینے اور سرکاری ذرائع سے ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی کے اقدامات سے پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن کو تقویت ملی۔ اس کے نتیجے میں برآمدات میں تیزی اور کارکنوں کی بھرپور ترسیلات نے نہ صرف درآمدات میں حجم پر مبنی اضافے کی تلافی کر دی بلکہ منافع اور منافع منقسمہ کی بلند منتقلی کو آسانی سے پورا کرنے میں بھی مدد کی۔ مجموعی طور ان حالات سے جاری کھاتے کے توازن میں فاضل اور شرح مبادلہ میں استحکام پیدا ہوا جس سے اسٹیٹ بینک زرمبادلہ خریداریوں کے ذریعے بیرونی بفرز تشکیل دینے کے قابل ہوا۔ اگرچہ دیگر سرکاری قرضوں کی آمد وعدوں کی نسبت کم رہی تاہم آئی ایم ایف کے ای ایف

ایف کے تحت پہلی قسط کی وصولی نے بھی اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا(**شکل 1.6**)۔

مثبت امر یہ ہے کہ نجی رقوم کی آمد خاص طور پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کسی حد تک بحال ہوئی خصوصاً بجلی، مالی کاروبار اور تیل و گیس کے شعبوں میں۔ مجموعی بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج ہوا، زیادہ تر ایکویٹی مارکیٹ اور قرضہ جاتی تمسکات سے، جبکہ 'نیا پاکستان سرٹیفکیٹس' میں نسبتاً زیادہ شرح منافع کی ترغیب کی وجہ سے رقوم آئیں۔

بیرونی کھاتوں میں بہتری اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے کا محرک بنی۔ تاہم زیادہ تر میزانیہ قرض کی واپسی کی بنا پر خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں کمی مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں زرِ وسیع (ایم ٹو) میں سکڑاؤ کا باعث بنی (**شکل 1.7**)۔ یہ صورتِ حال مالی حالات میں نرمی اور معاشی سرگرمیوں میں معمولی تیزی نیز قرض تا ڈپازٹ سے متعلق ٹیکس سے بچنے کی بینکوں کی کوششوں کی بنا پر غیر سرکاری شعبے کے لیے قرضے میں کافی اضافے کے باوجود پیدا ہوئی۔

شکل 1.7: پہلی ششماہی کے دوران زری مجموعے

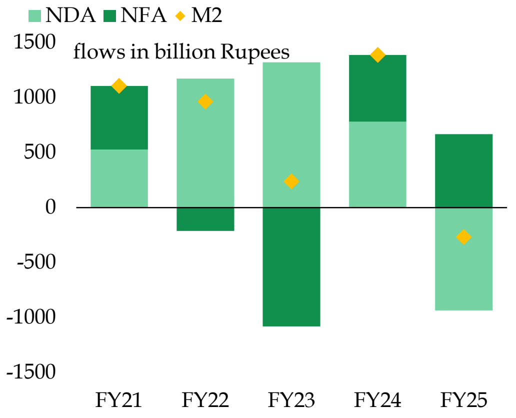

Source: SBP

حکومت نے مسلسل مالیاتی یکجائی کے مطابق جدولی بینکوں کے کافی قرضے واپس کیے ہیں۔ بہتر مالیاتی پوزیشن نے، جس میں بڑی حد تک اسٹیٹ بینک کے بھاری منافع اور بطور فیصد جی ڈی پی غیر سودی اخراجات میں کمی کارفرما ہے، حکومت کو خاکہ عرصیت کو بہتر بنانے اور رول اوور خطرے کو کم کرنے کے لیے ٹی بلز کی بائی بیک نیلامیاں کرنے کے قابل بنایا (**باکس 4.3**)۔ محاصل کے حوالے سے، اگرچہ ایف بی آر ٹیکس وصولی میں بہتری آئی تاہم یہ گرتی ہوئی شرح سود اور مہنگائی، اور مستحکم شرح مبادلہ کے ماحول میں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے ہدف سے کم رہے۔ چنانچہ حکومت نے اپنے غیر سودی اخراجات (بطور فیصد جی ڈی پی)، خاص طور پر ترقیاتی اخراجات اور زرِ اعانت، محدود کیے تاکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مجوزہ مالیاتی یکجائی کو حاصل کیا جاسکے (**شکل 1.8**)۔

شکل 1.8: پہلی ششماہی میں مالیاتی اظہاریے

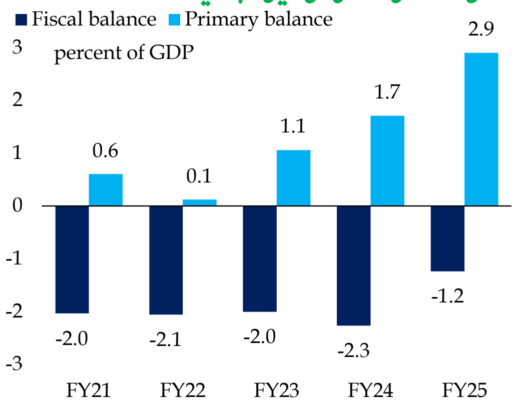

Source: MoF

یہ رجحانات ٹیکس کی اساس کو وسیع کرنے کے لیے ساختی اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں جس سے نہ صرف معیشت کی سرمایہ کاری اور ترقی کی ضروریات کو سہارا ملے گا بلکہ موجودہ ٹیکس دہندگان جیسے تنخواہ دار افراد، کارپوریٹس اور دیگر دستاویزی شعبوں پر بوجھ کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ مزید برآں، بالواسطہ ٹیکسوں پر، جن کی نوعیت رجعتی (regressive) ہے، ضرورت سے زیادہ انحصار کو کم کرنے پر

بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ اصلاحات کی عدم موجودگی میں، مالیاتی یکجائی کا بوجھ ترقیاتی اخراجات پر پڑتا رہے گا، جس سے معیشت کی ترقی کی صلاحیت متاثر ہوگی، جو کہ بہت سے ساختی چیلنجوں میں گھری ہوئی ہے۔

طویل عرصے سے نمو کی پائیداری کو کمزور کرنے والے نمایاں مسائل میں سے ایک چیلنج پست اور زوال پذیر پیداواری صلاحیت ہے جس نے ملک کی معاشی مسابقت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر اس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کی فی کارکن جی ڈی پی ہمسر ممالک میں سب سے کم ہے (**شکل 1.9**)۔ پاکستان کی کمزور پیداواری نمو نے بار بار توازن ادائیگی کے بحرانوں میں اہم کردار ادا کیا ہے اور معیشت بار بار آنے والے 'بوم بسٹ' کے دائروں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس کے لیے ٹیکس ایمنسٹی، ٹیکس مراعات، زرِاعانت اور بیرونی قرضوں کی مالی اعانت سے حاصل ہونے والی یکدم برق رفتار نمو کے ادوار (growth spurts) سے آگے سوچنے اور اس کے بجائے پیداواری نمو کی راہ میں معاشی اور ساختی رکاوٹوں کو دور کرنے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شکل 1.9: جی ڈی پی فی فرد بر سر روزگار
(مستقل 2021ء پی پی پی ڈالر)

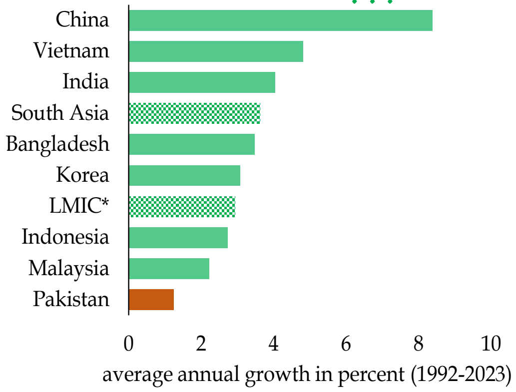

*Lower Middle Income Countries
Source: WB

پیداواری صلاحیت کی اہمیت کے پیش نظر اس رپورٹ کے **باب 6** میں پاکستان میں مجموعی اور شعبہ جاتی پیداواری صلاحیت کے رجحانات اور ملک میں پیداواری نمو کے مختلف معاشی اور ساختی محرکات کی کیفیت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے سے پتہ چلا کہ پاکستان کی پیداواری صلاحیت کے زیادہ تر محرکات یعنی سرمایہ کاری، مالی شمولیت، تجارتی انضمام، مالیاتی انتظام، تعلیم اور صحت، تحقیق و ترقی، ادارے، جدت طرازی اور بنیادی ڈھانچے کے حوالے سے پاکستان کی کارکردگی ہمسر ممالک کے مقابلے میں خاصی کمزور رہی ہے یا پچھلی چند دہائیوں کے دوران مزید خراب ہوئی ہے۔

رپورٹ کے دیگر ابواب میں بھی پاکستان کی معیشت میں پیداواری صلاحیت کو محدود کرنے والے چیلنجوں پر بحث کی گئی ہے۔ **باب 2** کے **باکس 2.1** میں ماحولیاتی تبدیلی کے خدشات کو دور کرنے کے ساتھ زراعت کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے عمودی کاشتکاری کا جائزہ لینے کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس باب میں پاکستان کی معیشت پر برین ڈرین کے مضمرات کا جائزہ لیا گیا ہے (**باکس 2.2**)۔

اسی طرح **باب 3** کے **باکس 3.1** میں پاکستان میں زیر گردش کرنسی کے رجحانات اور مالی شمولیت کو بڑھانے، معیشت کی دستاویزیت میں اضافہ کرنے اور غیر رسمی معیشت کے حجم کو کم کرنے کے لیے درکار مختلف اقدامات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان اقدامات سے قرضے تک رسائی بڑھانے میں مدد اور اس طرح پیداواری نمو کو فروغ مل سکتا ہے۔ **باب 4** کے **باکس 4.1** میں پنشن اصلاحات کے ذریعے اخراجات کم کرنے کی حکومتی کوششوں پر نظر ڈالی گئی ہے تاکہ پیداواری صلاحیت بڑھانے والے اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا کی جاسکے۔ آخر میں، باب 5 میں ملک کی برآمدات کو متنوع بنانے کی ضرورت پر بات کی گئی ہے اور اس مقصد کے لیے **باکس 5.1** میں ماہی پروری کی برآمدات کے

امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو لانے کے مخصوص چیلنجوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے (**باکس 5.2**)۔

1.2 معاشی منظرنامہ

معاشی نتائج اور حالات سال کے آغاز کی نسبت مالی سال 25ء کے مجموعی منظر نامے میں نمایاں بہتری کا باعث بنے ہیں (**جدول 1.2**)۔ اگرچہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمو کی رفتار کم رہی تاہم بلند تعدّد کے اظہاریوں کے تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشی سرگرمیوں کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ خاص طور پر اشاریہ منتظمین خریداری (purchasing managers' index) جو کہ اشیا سازی کی سرگرمیوں کا ایک اہم اشاریہ ہے، فروری 2025ء میں بڑھ کر 53.0 تک پہنچ گیا، جو اگست 2022ء سے اب تک بلند ترین ہے۔ اسی طرح حالیہ مہینوں میں گاڑیوں، سیمنٹ اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت بڑھی ہے اور بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمدات میں اضافے کا رجحان برقرار ہے۔ مالی حالات میں آسانی اور توانائی کی عالمی قیمتوں میں کمی دیگر سازگار عوامل ہیں جو متوقع طور پر صنعت اور خدمات کے شعبوں کو تقویت دیں گے۔ تاہم تازہ ترین تخمینوں میں گندم کی کم پیداوار کی بنا پر شعبہ زراعت میں بدستور پست نمو ظاہر ہو رہی ہے۔

ان حالات کے پیش نظر مالی سال 25ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو کی حدود 2.5–3.5 فیصد میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ بہر حال نمو کے تخمینے کے خطرات کا رجحان کمی کی جانب ہے۔ اگرچہ تیل کی کم بین الاقوامی قیمتیں اضافے کا سبب بن سکتی ہیں، تاہم اضافی مالیاتی یکجائی اور گندم کی توقع سے کم فصل نمو کو متاثر کر سکتی ہے۔

اس امر کے پیش نظر کہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی کھاتوں میں بہتری زیادہ تر اسٹیٹ بینک کے بھاری منافع کی منتقلی اور زرِ اعانت کی محدود تقسیم کے ذریعے ممکن ہوئی، مالیاتی خسارے کا تخمینہ مالی سال 25ء کے لیے 5.5-6.5 فیصد کی حدود میں بدستور برقرار ہے۔ مزید یہ کہ ٹیکس محاصل میں مزید کوئی کمی ایک بڑا اضافے کا خطرہ ہے۔

جدول 1.2: مالی سال 25ء کے معاشی اہداف اور اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں

	ہدف	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں
	شرحِ نمو (فیصد)	
حقیقی جی ڈی پی[الف]	3.6	2.5 – 3.5
ص ا ق (اوسط)*	5.0 – 7.0	5.5 - 7.5
ارب ڈالر		
ترسیلات زر[الف]	30.3	37.0 – 38.0
برآمدات (ایف او بی)[الف]	32.3	31.5 – 32.5
درآمدات (ایف او بی)[الف]	57.3	58.0 – 59.0
فیصد جی ڈی پی		
مالیاتی خسارہ[ب]	5.9	5.5 – 6.5
جاری کھاتے کا توازن[الف]	-0.9	-0.5 – 0.5

*وسط مدتی ہدف

ماخذ: [الف] سالانہ منصوبہ 25-2024ء، [ب] وفاقی بجٹ 25-2024ء

مالیاتی یکجائی، زری پالیسی کے سخت موقف، اہم غذائی اجناس کے وافر ذخیرے اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں نرمی کے رجحانات کی بنا پر توقع ہے کہ مالی سال 25ء کے بقیہ عرصے میں مجموعی مہنگائی کا دباؤ کم رہے گا۔ ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں غذا اور توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے رجحان اور حالیہ تبدیلیوں کے پیش نظر مالی سال 25ء کے لیے اوسط مہنگائی کا تخمینہ جو پہلے 11.5–13.5 فیصد تھا، اب اسے کافی کم کر کے 5.5–7.5 فیصد کر دیا گیا ہے۔

ان تخمینوں میں مالی سال 25ء کے آخری چند مہینوں کے دوران مہنگائی میں متوقع اضافے کو شامل کیا گیا ہے جس کی وجہ معدوم ہوتا ہوا بلند

اساسی اثر ہے۔ اگرچہ توقع ہے کہ مالی سال 25ء میں مہنگائی نظر ثانی شدہ پیش گوئی کی حدود کی نچلی سطح کے ارد گرد مستحکم ہو جائے گی، تاہم وسط مدت کے منظرنامے کو کئی خطرات درپیش ہیں۔ ان میں عالمی تجارتی رکاوٹیں اور جوابی ٹیرف کی روشنی میں اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، توانائی کی سرکاری قیمتوں میں ردّوبدل کا وقت اور حجم، نئے محصولاتی اقدامات اور بین الاقوامی کرنسیوں کے اتار چڑھاؤ اور رقوم کی کمزور آمد کی بنا پر مقامی کرنسی پر دباؤ شامل ہیں۔

کارکنوں کی ترسیلات زر میں توقع سے زیادہ نمو، اجناس کی کم قیمتوں اور برآمدات میں مسلسل رفتار کی بنا پر مالی سال 25ء کے لیے جاری کھاتے کا توازن جی ڈی پی کے -0.5 سے 0.5 فیصد کی حدود میں متوقع ہے۔ توقع ہے کہ اس سے رقوم کی کم آمد کے خلاف حفاظتی ڈھال میسر آئے گی اور بیرونی بفرز کو مضبوط کرنے میں مدد ملے گی۔ تاہم چونکہ درآمدات کا حجم کچھ بڑی صنعتوں میں سرگرمی کی مناسبت سے بڑھ رہا ہے، اس لیے عالمی اجناس کی قیمتوں کو لگنے والا کوئی بھی دھچکا اضافے کا خطرہ بن سکتا ہے۔

معاشی منظرنامہ اس بات پر منحصر ہے کہ عالمی معاشی اور سیاسی ماحول کی صورت گری کس طرح ہوتی ہے۔ اس تناظر میں تین نمایاں خطرات ہیں۔ اوّل، زیادہ تحفظ پسندانہ تجارتی پالیسی کی طرف حالیہ تبدیلی کا اثر ہونا شروع ہو چکا ہے۔ یہ ٹیرف عالمی سیاسی مسابقت کاروں اور اہم تجارتی شراکت داروں کو متاثر کر رہے ہیں۔ بڑھتے ہوئے ٹیرف تجارت اور معاشی سرگرمیوں میں خلل ڈال سکتے ہیں، جس کے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدات اور ترسیلات پر اثرات پڑ سکتے ہیں۔ دوم، جاری عالمی سیاسی تنازعات کے عالمی معیشت پر بالعموم اور اجناس کی قیمتوں پر بالخصوص ممکنہ اثرات ہو سکتے ہیں۔ تیسرا خطرہ ٹیرف اور رسدی زنجیر میں ممکنہ رکاوٹوں اور عالمی مالی حالات پر اس کے مضمرات کی وجہ سے عالمی سطح پر مہنگائی کے دوبارہ سر اٹھانے سے متعلق ہے، جو ابھرتی ہوئی معیشتوں پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔